آیت نمبر 84

آیات نمبر 84 تا 90 میں تنبیہ کہ روز قیامت ہر امت کا رسول اپنی امت کے بارے میں گواہی دے گا اور اس دن کسی کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا، اس دن ان کے جھوٹے معبود بھی ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو ان کی امت کے لئے گواہ بنایا جائے گا۔ یہ قرآن اسی لئے نازل کیا گیا ہے تا کہ ہر چیز خوب واضح کر دی جائے

وَ یَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا ثُمَّ لَا یُؤْذَنُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ اور وہ دن قابل ذکر ہے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کر کھڑا کریں گے، پھر نہ تو کافروں کو کوئی عذر پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی اور نہ ہی ان کو توبہ کرنے کا موقع دیا جائے گا وَ اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ اور جب عذاب ان ظالم لوگوں کی نظروں کے سامنے آجائے گا تو پھر نہ ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی وَ اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ اور جب مشرک لوگ اپنے خود ساختہ شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے رب! یہ وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ اس پر ان کے وہ شریک ان کی اس بات کو مسترد کرتے ہوئے جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىِٕذِ اِلسَّلَمَ

وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ﴿۸۷﴾ اس وقت یہ مشرکین چاروناچار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کردیں گے اور وہ ساری افترا پردازیاں جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے ان سے گم ہو جائیں گی اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ زِدۡنٰهُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا يُفۡسِدُوۡنَ﴿۸۸﴾ جو لوگ نہ صرف خود کفر کرتے تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے تھے، ہم ان کی اس فسادانگیزی کی وجہ سے ان کے عذاب پر مزید اضافہ کردیں گے وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ‌ؕ اور وہ دن قابل ذکر ہے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کر کھڑا کریں گے جو ان کے برے اعمال کے خلاف گواہی دے گا اور اے پیغمبر (ﷺ)! ہم آپ کو آپ کی قوم کے خلاف گواہ بنا کر لائیں گے قیامت کے دن ہر امت کا نبی اپنی امت کے خلاف گواہی کے لئے کھڑا کیا جائے گا وَ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡـكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ﴿۸۹﴾ اس مقصد کے لئے ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے جو دین کی تمام باتیں بیان کرنے والی ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت اور خوشخبری سنانے والی ہے رکوع [۱۲] اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِيۡتَآىِٕ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَالۡبَغۡىِ‌ ۚ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کی امداد کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے قبول کرو اور یاد رکھو۔

اس آیت میں تین چیزوں کا حکم دیا گیا ہے اور تین چیزوں سے روکا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اوامر و منکرات پورے دین کی بنیاد ہیں۔ اس آیت کی اہمیت کے پیش نظر اسے جمعہ اور عیدین کے خطبات میں شامل کیا جاتا ہے۔

آیات نمبر 91 تا 97 میں دیئے گئے احکامات اگرچہ عمومی نوعیت کے ہیں لیکن یہاں خصوصی طور پر یہود کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو مت توڑو اور صرف حسد کی وجہ سے رسول اللہ کی مخالفت نہ کرو۔ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو حقیر متاع دنیا کے عوض فروخت نہ کرو اور نہ ہی اپنی قسموں سے لوگوں کو گمراہ کرو۔ ثابت قدم رہنے والے مسلمانوں کو تسلی کہ انہیں بہترین اجر ملے گا۔

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اور جب تم اللہ سے کوئی عہد کرو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑا کرو کیونکہ تم اپنے اس عہد پر اللہ کو گواہ بنا چکے ہو اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ بے شک تم جو کچھ بھی کرتے ہو، اللہ اسے جانتا ہے وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان فریب کاری کا ذریعہ بناتے ہو تا کہ اس طرح ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر لے اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ یقیناً اللہ تو اس عہد و پیمان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے وَ لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن اللہ تم پر ان

کی حقیقت واضح کر دے گا وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ
يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت
بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا
کر دیتا ہے جو شخص اللہ سے ہدایت طلب کرتا ہے، اللہ اسے ہدایت عطا کر دیتا ہے لیکن جو شخص
گمراہی پر اصرار کرنا چاہتا ہے اللہ اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے وَ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ اور جو اعمال تم کر رہے ہو تم سے ضرور اس کی بازپرس کی
جائے گی وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ
ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ اور تم اپنی قسموں
کو آپس میں دھوکہ دہی کا ذریعہ نہ بناؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کا قدم جم جانے کے بعد
پھسل جائے اور اس طرح کسی کو اللہ کی راہ سے روکنے کے جرم میں تمہیں عذاب کا
مزہ چکھنا پڑے وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ اور ایسی صورت میں تمہیں بہت سخت
عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اور اللہ کے
نام پر کئے ہوئے عہد کو دنیا کے تھوڑے سے فائدے کے عوض نہ بیچ ڈالو اِنَّمَا
عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ بیشک جو اجر اللہ کے پاس ہے
وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم اس حقیقت کو جان لو مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا
عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ جو کچھ تمہارے پاس ہے ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا لیکن جو
اجر اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے عہد کو توڑ کر اس دنیاوی زندگی میں چند

دن کا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن انسان آخرت کی دائمی زندگی میں ملنے والے فائدہ سے محروم ہو جاتا ہے وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿٩٦﴾ اور ہم یقینا صبر کرنے والوں کو ان کے کئے ہوئے اچھے اعمال کے عوض بہترین اجر عطا کریں گے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو، ہم اسے دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کریں گے وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿٩٧﴾ اور آخرت میں انہیں ان کے کئے ہوئے اچھے اعمال کا بہترین اجر عطا کریں گے

آیات نمبر 98 تا 111 میں قرآن پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھنے کی تلقین۔ قرآن کی کسی آیت کو دوسری آیت سے صرف اللہ ہی تبدیل کر سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ یہ تبدیلی نہیں کر سکتے۔ مشرکین کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ قرآن تو کوئی انسان سکھاتا ہے اور اللہ کی جانب سے اس کا جواب۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے گا تو اس پر اللہ کا غضب اور عذاب عظیم ہو گا، یہ لوگ آخرت سے غافل ہیں۔ جن لوگوں نے ہجرت کی، پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے ان کے لئے مغفرت کا وعدہ۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ پھر جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو پہلے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیا کریں اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ یقیناً ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس شیطان کا کچھ زور نہیں چل سکتا اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اس شیطان کا زور تو بس ان ہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسے اپنا دوست بناتے ہیں اور ان لوگوں پر جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں رکوع [١٣]

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ جب ہم ایک آیت کو بدل کر اس کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں، اور یہ آیت نازل کرنے کی مصلحت اللہ ہی خوب جانتا ہے، تو یہ کافر اس تبدیلی پر آپ سے کہتے ہیں کہ یہ تو آپ خود اپنے پاس سے بنا لائے ہیں بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ اصل بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں یہاں آیت سے مراد کوئی ایسی آیت

ہے جس میں شرعی حکم ہو اور جسے بعد میں حکمت کے تحت تبدیل کر دیا گیا ہو قُلْ نَزَّلَهٗ

رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى

لِلْمُسْلِمِيْنَ﴿۱۰۲﴾ آپ فرما دیجئے کہ اس قرآن کو روح القدس آپ کے رب کی طرف سے

اُس کی حکمت کے مطابق لایا ہے تا کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور

فرماں بردار بندوں کے لئے ہدایت اور نجات و سعادت کی خوشخبری ہو وَ لَقَدْ نَعْلَمُ

اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کے بارے

میں کہتے ہیں کہ اس شخص کو یہ قرآن تو ایک آدمی سکھاتا ہے لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ

اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ﴿۱۰۳﴾ لیکن جس آدمی کی طرف یہ لوگ

اشارہ کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے جبکہ یہ قرآن فصیح عربی زبان میں ہے اِنَّ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿۱۰۴﴾

بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے، اللہ بھی ایسے لوگوں کی رہنمائی نہیں فرماتا

اور بالآخر ان کے لئے دردناک عذاب ہے اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ﴿۱۰۵﴾ بے شک جھوٹی افترا پردازی تو

وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں مَنْ

كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ

شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ جو شخص اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس

کے ساتھ کفر کرے گا سوائے یہ کہ اس پر جبر کیا جائے بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر قائم ہو اور وہ

مجبوراً زبان سے کوئی کفر کی بات کہہ دے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، لیکن جو کوئی ایمان لانے

کے بعد دل کی رضامندی سے کفر کا راستہ اختیار کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہو گا وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ اور ایسے لوگوں کو بڑا شدید عذاب ہو گا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ یہ غضب اور عذاب اس وجہ سے ہو گا کہ انہوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو عزیز رکھا اور یقیناً اللہ ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ اپنے انجام سے بالکل غافل ہیں لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ یہ حقیقت ہے کہ یقیناً یہی لوگ آخرت میں خسارہ اٹھانے والے ہیں ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ پھر جن لوگوں نے آزمائشوں میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ہر طرح کی مصیبتوں پر صبر سے کام لیا تو یقیناً آپ کا رب، ہاں یقیناً آپ کا رب! ان آزمائشوں میں پورا اترنے والوں کے لئے بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم فرمانے والا ہے یہ آیت ہجرت حبشہ کے پس منظر میں نازل ہوئی رکوع [۱۴] يَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ان سب کا فیصلہ اس دن ہو گا جس دن ہر شخص صرف اور صرف اپنے ہی دفاع کے لئے جھگڑتا ہوا حاضر ہو گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی شخص پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ہر شخص کو صرف اپنی ہی فکر ہو گی

آیات نمبر 112 تا 119 میں قریش کے لئے مثال کی صورت میں ایک تنبیہ کہ اللہ کے رسول کی تکذیب کرنے والوں کو عذاب آ پکڑتا ہے۔ حرام و حلال کے احکامات۔ وضاحت کہ یہود پر بھی یہی چیزیں حرام کی گئی تھیں لیکن بعض چیزیں انہوں نے خود حرام قرار دے لیں اور انہیں غلط طور سے ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴿۱۱۲﴾ اللہ ایک بستی کے رہنے والوں کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہاں کے لوگ امن و اطمینان سے رہتے تھے، ان کو بڑی وسعت و فراغت کے ساتھ ہر طرف سے رزق پہنچتا تھا، پھر اس بستی کے رہنے والوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی، تو اللہ نے ان کے کئے ہوئے اعمال کی پاداش میں پہلے انہیں قحط سالی اور خوف کے عذاب میں مبتلا کر دیا وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ﴿۱۱۳﴾ پھر ان بستی والوں کے پاس ان ہی میں سے ایک رسول آیا لیکن انہوں نے اس کی بھی تکذیب کی تو ان کو عذاب نے اس حال میں آ پکڑا کہ یہ سب نافرمان اور اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴿۱۱۴﴾ اللہ نے تمہیں جو حلال اور پاک رزق عطا کیا ہے اس ہی میں سے کھاؤ اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اُسی کی بندگی کرنے والے ہو اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ اس نے تم پر صرف مردہ جانور اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح

کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کیا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ پھر جو شخص بھوک کی وجہ سے انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو، بشرطیکہ نہ طالبِ لذت ہو اور نہ مجبوری کی حد سے تجاوز کرنے والا ہو، تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اور جن چیزوں کے بارے میں تمہاری زبانیں جھوٹا دعویٰ کرتی ہیں ان کے بارے میں یہ نہ کہا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے، اس طرح کہنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم اللہ پر جھوٹا بہتان لگا دو گے اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاتے مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ ان چیزوں کا فائدہ چند روزہ ہے لیکن آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! یہودیوں پر جو چیزیں ہم نے حرام کی تھیں ان کا بیان ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ؑ جو لوگ نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھیں پھر اس برائی کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو آپ کا رب، ہاں بلاشبہ آپ کا رب! اس توبہ کے بعد بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۱۵]

آیات نمبر 120 تا 128 : چونکہ یہود، نصرانی اور مشرک سب کا دعوٰی ہے کہ ہم دین ابراہیم کے پیروکار ہیں اس لئے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں وضاحت کہ وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور نہ مشرک وہ خود اپنی ذات میں ایک ملت تھے اور مسلمان انہی کی پیروی کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو حکمت اور صبر کے ساتھ حق کی دعوت دینے کی تلقین

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۰

بے شک ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک پوری امّت تھا، اللہ کا مطیع و فرمانبردار اور یکسو، وہ کبھی مشرکوں میں سے نہ تھا

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۲۱

وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا، اللہ نے اس کو منتخب کر لیا تھا اور دین کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی بھی کی تھی

وَ اٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۲۲

ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا میں بھی بھلائی عطا کی تھی اور یقیناً وہ آخرت میں بھی اعلٰی مرتبہ کے لوگوں میں سے ہو گا

ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۲۳

اے پیغمبر (ﷺ)! پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ یکسو رہنے والے ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی اتباع کرو اور وہ کبھی شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ

ہفتہ کے دن کا احترام تو ہم نے ان ہی لوگوں پر فرض کیا تھا جنہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا تھا

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۲۴

اور یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان کے مابین ان باتوں کا قطعی فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے

اُدْعُ اِلٰى

سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ

اے پیغمبر (ﷺ)! لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحتوں کے ذریعے اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دیجئے اور ان کے ساتھ احسن طریقہ سے بحث و مباحثہ کیجئے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

بے شک آپ کا رب اس شخص کو بھی جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ راہ راست پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ

اور اگر تم لوگ کافروں سے بدلہ لو، تو بس اسی قدر بدلہ لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو

وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت بہتر ہے

وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اے پیغمبر (ﷺ)! آپ تو صبر ہی سے کام لیجئے اور آپ کا صبر کرنا بھی اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور آپ ان لوگوں کی مخالفت پر غمگین نہ ہوں اور نہ ہی ان کے مکر و فریب پر اپنا دل تنگ کریں

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو گناہوں سے بچتے ہیں اور نیک روش اختیار کرتے ہیں

یہ ہدایات مکہ میں اس دور سے متعلق ہیں جب مسلمان اپنے مخالفوں کے درمیان گھرے ہوئے تھے۔ ہجرت کے بعد جب مسلمانوں کی باقاعدہ حکومت قائم ہو گئی تو جہاد کی اجازت دے دی گئی

رکوع [۱۶]

17: سورۃ بنی اسرائیل

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
17	سُوۡرَةُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل	مکی	12	111	15	سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آیات نمبر 1 تا 8 میں واقعہ معراج کی طرف اشارہ۔ تاریخ بنی اسرائیل کی روشنی میں یہود کے اس بے جا خیال کی تردید کہ وہ اللہ کے محبوب اور چہیتے ہیں اس لئے انہیں سزا نہیں مل سکتی ۔یہود نے دو دفعہ اللہ سے بغاوت کی اور دونوں دفعہ سخت سزا پائی۔ اللہ کی طرف سے انتباہ کہ اگر پھر اسی طرح کرو گے تو پھر سزا پاؤ گے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو مسجد الحرام سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گئی جس کے اردگرد ہم نے بہت سی برکتیں رکھیں ہیں، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں واقعہ معراج کی طرف اشارہ جب رسول اللہ ﷺ کو پہلے مرحلہ میں مسجد الحرام سے بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾ بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ جَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ﴿۲﴾ؕ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب یعنی تورات

عطا کی تھی اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنایا تھا اور انہیں حکم
دیا تھا کہ ہمارے سوا کسی اور کو اپنا کارساز نہ ٹھہرالینا ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ اے بنی اسرائیل تم ان لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوح علیہ
السلام کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور بے شک نوح علیہ السلام ہمارا ایک شکر گزار بندہ تھا
سوا ے بنی اسرائیل نوح علیہ السلام کی اولاد ہونے کے ناطے تم بھی اللہ کے شکر گزار اور
فرمانبردار بندے بن جاؤ وَ قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي
الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴ اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو بتادیا
تھا کہ تم زمین میں دو دفعہ فساد برپا کرو گے اور بڑی سخت سرکشی دکھاؤ گے غیب کا علم صرف
اللہ ہی کو ہے۔ یہ غیب ہی کی خبر تھی کہ مستقبل میں بنی اسرائیل دو دفعہ فساد برپا کریں گے
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ
فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ پھر جب ان دو وعدوں میں
سے پہلے وعدہ کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلہ میں اپنے ایسے بندے بھیجے جو بڑے
سخت جنگجو تھے، سو وہ تمہارے شہروں میں ہر طرف پھیل گئے اور ہمارا وعدہ تو پورا ہونا
ہی تھا اللہ کی پیشین گوئی پوری ہو کر رہی اور سن ۵۸۷ قبل مسیح میں بخت نصر نے ایک سخت حملہ
کر کے یہودیہ کے تمام بڑے چھوٹے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجادی، یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو
اس طرح پیوند خاک کیا کہ اس کی ایک دیوار بھی اپنی جگہ کھڑی نہ رہی ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ
الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ
نَفِيْرًا ۝۶ پھر ہم نے تمہیں ان دشمنوں پر دوبارہ غلبہ عطا کیا اور مال اور اولاد سے

تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دی اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ
اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَ اِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا ؕ اگر تم بھلائی کروگے تو اپنے ہی
فائدہ کے لئے کروگے، اور اگر تم برائی کروگے تو اس کا وبال بھی تم ہی پر ہوگا فَاِذَا
جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِیَسُوۡٓءٗا وُجُوۡهَکُمۡ وَ لِیَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ کَمَا
دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِیُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِیۡرًا ﴿۷﴾ پھر جب تمہاری دوسری
سرکشی کا وقت آیا تو ہم نے پھر اپنے وہ بندے بھیجے کہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور
تمہاری مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جس طرح پہلی مرتبہ کے لوگ داخل
ہوئے تھے اور وہ حملہ آور جس چیز پر قابو پالیں اسے تباہ وبرباد کر ڈالیں یہ اس تباہی کی
طرف اشارہ ہے جو سن 70 عیسوی میں رومی شہنشاہ طیطاؤس کے ہاتھوں یہود پر آئی تھی عَسٰی
رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ کچھ عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر
رحم فرمادے، لیکن اگر تم پھر وہی فسق وفجور کی حرکتیں کروگے تو ہم بھی وہی پہلا جیسا
سلوک کریں گے وَ جَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ﴿۸﴾ ہم نے ایسے کافروں
کے لئے جہنم کا قید خانہ تیار کر رکھا ہے۔[ان آیات میں جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے، تاریخ
انسانی انہیں محض بنی اسرائیل اور اس کے دشمنوں کے درمیان ایک جنگ کی حیثیت سے جانتی
ہے جن میں بنی اسرائیل کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن قرآن نے بڑے واضح الفاظ میں یہ
بتادیا کہ جو کچھ ہوا وہ محض اتفاق نہیں تھا۔ بنی اسرائیل جس کی حیثیت اس وقت امت مسلمہ کی
تھی، اللہ کی نافرمانی میں اس قدر آگے نکل گئے تھے کہ اللہ نے ایک غیر مسلم قوم کے ذریعہ اس
وقت کی امت مسلمہ کو سخت ترین سزا دی۔ اور یہ بھی بتادیا کہ اگر وہ دوبارہ ایسی نافرمانی کریں گے

تو اللہ کی طرف سے بھی انہیں دوبارہ ایسی ہی سزا دی جائے گی۔ یہ واقعات موجودہ امت مسلمہ کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہیں کہ اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔]

آیات نمبر 9 تا 17 میں مشرکین اور بنی اسرائیل کو ایمان لانے کی دعوت اور ایمان لانے والوں کے لئے جنت کی بشارت۔ انسان جلد باز واقع ہوا ہے، برائی بھی جلدی چاہتا ہے۔ رات اور دن کی نشانیاں تاکہ اپنے رب کا فضل حاصل کرو اور سالوں کا حساب کرسکو۔ روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کے سامنے ہو گا کہ وہ خود اپنا حساب کرلے۔ جب کسی بستی کے خوشحال لوگ ہمارے حکم کی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو اس بستی پر ہمارا عذاب نازل ہو جاتا ہے

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَ يُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَبِيۡرًا ۙ﴿۹﴾ بلاشبہ یہ قرآن اس راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کو بہت بڑا اجر ملے گا وَّ اَنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۰﴾ اور قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے رکوع [1] وَ يَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَ كَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾ بعض اوقات انسان برائی کے لئے بھی ایسے ہی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی کے لئے کرتا ہے، دراصل انسان بڑا جلد باز واقع ہوا ہے انسان کو نہیں معلوم ہوتا کہ جس چیز کے لئے وہ دعا مانگ رہا ہے وہ اس کے لئے بھلائی نہیں بلکہ نقصان دہ چیز ہے وَ جَعَلۡنَا الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ اٰيَتَيۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰيَةَ الَّيۡلِ وَ جَعَلۡنَاۤ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبۡصِرَةً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَ

الۡحِسَابَؕ ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پھر رات کی نشانی کو تو ہم نے تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن اور دیکھنے کا ذریعہ بنایا تاکہ تم دن میں اپنے پروردگار کا فضل تلاش کر سکو اور یہ رات اور دن اس لیے بھی ہیں کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو وَ كُلَّ شَيۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِيۡلًا ﴿١٢﴾ اور ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے وَ كُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيۡ عُنُقِهٖؕ اور ہم نے ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن کے ساتھ لٹکا رکھا ہے وَ نُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰىهُ مَنۡشُوۡرًا ﴿١٣﴾ اور قیامت کے دن ہم یہ نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلی ہوئی کتاب کی طرح پائے گا اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيۡبًاؕ ﴿١٤﴾ اس سے کہا جائے گا کہ تُو اپنا اعمال نامہ پڑھ لے، آج اپنی ذات کا حساب کرنے کے لئے تُو خود ہی کافی ہے مَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِيۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَاؕ جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس کا فائدہ اُسی کو ہے اور جو گمراہ ہوا تو اس گمراہی کا نقصان بھی اُسی کو ہو گا وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰىؕ اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿١٥﴾ ہم کسی قوم کو اس وقت تک سزا نہیں دیتے جب تک حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لئے وہاں اپنا رسول نہ بھیج دیں وَ اِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا فِيۡهَا فَحَقَّ عَلَيۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا ﴿١٦﴾ اور جب ہم کسی بستی کو تباہ

کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو ایمان و اطاعت کا حکم دیتے ہیں لیکن وہ اطاعت کے بجائے نافرمانی کرنے لگتے ہیں، تب ہماری حجت پوری ہو جاتی ہے اور ہم اس بستی کو بالکل تباہ و برباد کر دیتے ہیں پہلے رسول بھیجا جاتا ہے جو لوگوں کو ایمان و اطاعت کا حکم دیتا ہے، لیکن جب پوری قوم ہی نافرمانی اختیار کر لیتی ہے تو اللہ کا عذاب اس بستی کو تباہ کر دیتا ہے وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ‌ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۱۷﴾ اور اسی طرح ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اور تمہارا رب ہی اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لئے کافی ہے

آیت نمبر 18 تا 30 جو شخص صرف دنیا کا طالب ہے اسے اللہ دنیا میں بہت کچھ عطا کر دیتا ہے، پھر آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جو آخرت کا طالب ہے اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی کرے تو اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنے اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور فضول خرچی نہ کرنے کی تاکید

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِيۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِيۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهٗ جَهَنَّمَ‌ ۚ يَصۡلٰىهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾ جو شخص صرف دنیا کا فوری فائدہ ہی حاصل کرنا چاہتا ہے تو ہم جسے چاہیں اور جتنا چاہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں لیکن پھر آخر کار ہم نے اس کے لئے جہنم کو ٹھکانا مقرر کر رکھا ہے، جہاں وہ ملامت سنتا ہوا اور اللہ کی بارگاہ سے ٹھکرایا ہوا بن کر داخل ہو گا وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓـئِكَ كَانَ سَعۡيُهُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۱۹﴾ لیکن اس کے برعکس جو کوئی آخرت کا طلبگار ہو اور اسے حاصل کرنے کے لئے اپنی مقدور بھر کوشش بھی کرے بشرطیکہ وہ ایمان بھی رکھتا ہو، تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی سعی و کوشش مقبول ہو گی كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۤءِ وَهٰٓؤُلَاۤءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ‌ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُوۡرًا ﴿۲۰﴾ اس دنیا میں ہم ہر ایک کو سامان زیست دیتے ہیں، ان کو بھی جو طالب دنیا ہیں اور ان کو بھی جو طالب آخرت ہیں، اے پیغمبر (ﷺ)! یہ تو آپ کے رب کی عطائے عام ہے اور اس دنیا میں آپ کے رب کی عطائے عام کسی پر بند نہیں ہے اُنۡظُرۡ كَيۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ‌ؕ دیکھو ہم نے اس دنیا میں کس طرح بعض لوگوں کو دوسروں پر فضیلت دے رکھی ہے وَ

لَلۡاٰخِرَةُ اَكۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكۡبَرُ تَفۡضِيۡلًا ﴿۲۱﴾ اور یقیناً دنیا کے مقابلہ میں آخرت درجات کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ہے اور فضیلت کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ہے لیکن یہ درجات اور فضیلت انہی لوگوں کو حاصل ہوں گے جو طالب آخرت ہیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے ایمان لانے کے بعد اپنی مقدور بھر کوشش بھی کرتے رہے۔ آیت نمبر 22

لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنانا ورنہ ملامت زدہ اور بے یار و مدد گار ہو کر بیٹھے رہ جاؤ گے رکوع [۲]

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اس معبود برحق کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آیا کرو اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ﴿۲۳﴾ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں کبھی "اُف" تک نہ کہنا اور نہ کبھی انہیں جھڑکنا اور ان کے ساتھ انتہائی نرمی اور ادب کے ساتھ بات کرنا وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾ اور ان کے سامنے ہمیشہ شفقت اور انکساری کے ساتھ جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے محبت و شفقت سے پالا تھا ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے تین حقوق بیان فرمائے ہیں۔ حُسنِ سلوک، اطاعت اور دعا۔ ان کے لئے دعا کی جائے، ان کی زندگی میں بھی اور بعد میں بھی۔ اسی مقصد کے لئے ایک جامع دعا بھی تلقین کی گئی ہے [رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا] [تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق]

رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِيۡ نُفُوۡسِكُمۡ ؕ تمہارا رب خوب جانتا

اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا ﴿۲۵﴾ ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم ان کے سامنے صالح اور سعادت مند بن کر رہو اور کبھی بغیر قصد کے کوئی غلطی کر بیٹھو تو اللہ توبہ کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے

وَ اٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ وَ لَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا ﴿۲۶﴾ رشتہ داروں کو ان کا حق ادا کرتے رہو اور محتاجوں اور مسافروں کو بھی ان کا حق دو نیز بے جا اور بے موقع فضول خرچی نہ کرو

اِنَّ الۡمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّیٰطِیۡنِ ؕ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوۡرًا ﴿۲۷﴾ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے

وَ اِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡہُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکَ تَرۡجُوۡہَا فَقُلۡ لَّہُمۡ قَوۡلًا مَّیۡسُوۡرًا ﴿۲۸﴾ اور اگر کسی وقت تم خود اپنے رب کی جانب سے رحمت وخوشحالی کے انتظار میں ہو اور اپنی تنگ دستی کے باعث ان مستحقین سے گریز کرنا چاہتے ہو تو انہیں نرمی سے جواب دو

وَ لَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَ لَا تَبۡسُطۡہَا کُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ﴿۲۹﴾ اور نہ تو بخیل بن کر اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ اسے بالکل ہی کھول دو اور اسراف کرنے لگو، ورنہ ملامت زدہ اور تہی دست ہو کر بیٹھ رہو گے

اِنَّ رَبَّکَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ بلاشبہ آپ کا رب جس کو چاہتا ہے فراخی رزق عطا کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿٪۳۰﴾ بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب جاننے والا اور دیکھنے والا ہے

رکوع [۳]

آیات نمبر 31 تا 40 میں افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنے اور زنا سے بچنے کی تاکید، کسی کو ناحق قتل کرنے اور یتیم کا مال ناحق کھانے کی ممانعت۔ ناپ تول پورا رکھنے اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنے کی تاکید۔ تنبیہ کہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینا انتہائی ناپسندیدہ بات ہے

وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ‌ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُهُمۡ وَاِيَّاكُمۡ‌ؕ اِنَّ قَتۡلَهُمۡ كَانَ خِطۡاً كَبِيۡرًا ﴿۳۱﴾ اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بیشک اولاد کا قتل بڑا بھاری گناہ ہے وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۳۲﴾ اور زنا کے قریب بھی نہ جانا یقیناوہ بڑی بے حیائی کی بات ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ؕ اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو، جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے جب شرعی حکم سے ایسا کرنا جائز ہو وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِيِّهٖ سُلۡطٰنًا فَلَا يُسۡرِفْ فِّى الۡقَتۡلِ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾ اور اگر کوئی شخص ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قصاص کا پورا اختیار دیا ہے لیکن وارث کو خون کا بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی مدد کی گئی ہے وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ‌ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ‌ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـئُوۡلًا ﴿۳۴﴾ اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر صرف اس طریقہ پر جو اس کے حق میں بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ یتیم اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے بازپرس ہوگی وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ‌ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۳۵﴾ اور جب تم

ناپ کر دو تو پیمانہ کو پورا بھرا کرو اور جب تول کر دو تو سیدھی ترازو سے تولو، یہ اچھا طریقہ ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے وَ لَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ اور ایسی بات کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یاد رکھو! قیامت کے دن کان، آنکھ اور عقل ان سب کے بارے میں تم سے باز پرس ہو گی یعنی جس بات کا صحیح علم نہ ہو اس کے بارے میں خاموشی اختیار کرو۔ کسی کی عیب جوئی اور بہتان بازی نہ کرو۔ جھوٹی شہادتیں نہ دو وَ لَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَ لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾ زمین میں اکڑ کر نہ چلو، نہ تم اپنے قدموں سے زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی مانند بلند ہو سکتے ہو کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُہٗ عِنۡدَ رَبِّکَ مَکۡرُوۡہًا ﴿۳۸﴾ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تمام مذکورہ برے کام تمہارے رب کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں ذٰلِکَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤی اِلَیۡکَ رَبُّکَ مِنَ الۡحِکۡمَۃِ ؕ یہ مذکورہ احکام بھی ان حکمت و دانائی کی باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تم پر وحی کے ذریعہ بھیجی ہیں وَ لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰی فِیۡ جَہَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۳۹﴾ اور اے انسان! اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرانا ورنہ تجھے ملامت زدہ اور اللہ کی رحمت سے دھتکارا ہوا بنا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اَفَاَصۡفٰىکُمۡ رَبُّکُمۡ بِالۡبَنِیۡنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنَاثًا ؕ اِنَّکُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِیۡمًا ﴿۴۰﴾ اے مشرکو! کیا تمہیں تو تمہارے رب نے بیٹے دینے کے لئے چن لیا ہے اور اپنے لئے اس نے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ہے، بیشک تم بڑی سخت بات کہتے ہو رکوع [۴]